خمسۂ عجب

مع حاشیہ

مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا بہا میز عسم ہے تمہارا	سجھے تو حدیث کا نظارا
یہہ قول نہیں ہے کچھ ہمارا	فرمود رسول آشکارا

من نیز برادرم شمارا

پوچھو نہ مثال کا فریب	دل ٹوالو نہ تیر شرک سے چھید
حضرت نے کہا نہیں یہہ کیا بھید	ہرگز عجب از تم نمائید

بے غوث و قطب و اولیا را

کہتے ہیں یہہ کہول کہول کر ہم — وابستہ بندہ ہو نہ آدم
حل عقدہ یہہ ہے نہیں سے ہر دم — من مشکل خود نمی کشایم

بر غیر مرا التجا ست یارا

جبکام میں ہو رضای ایزد — بگڑے نہ وہ جو بناے ایزد
کیا زور چلے بجای ایزد — طاقت نبود سواے ایزد

درویش و فقیر و اولیا را

درگاہ خدا ہے جاے ضامن — مقبول ہے التجاے مومن
ہمدست ہو جسقدر ہے ممکن — کار صلحا دعاست لیکن

تبدیل نمی کند قضا را

سب کام خدا سے ہیں بر آمد — غیروں سے حصول ہے خوشامد
وہ کون کرے جو رحم بیحد — جز حق نہ بود کہ دست گیرد

مسکین و غریب و بینوا را

کچھ کام نہ آئی وہ ریاضت | جس میں ہو ریا کی سب رعایت
ناحق کی نہ کیجیے مشقت | مخصوص بحق بود عبادت

با بندہ بس است شرکہا را

غیرون سے نہ کیجیے لجاجت | غیرون سے نہ مانگئے حاجت
صادر ہے یہ حکم عام حضرت | مخصوص بحق بود عبادت

با بندہ بس است شرکہا را

سرکار ابد مین ہو کے نوکر | خدمت کو خدا کی چھوڑین کیونکر
دیوڑہی دو جہان مین کون بہتر | غیر از درِ شاہِ بندہ پرور

پیش کہ بریم التجا را

بیماری عشق نے ستایا | بیچارہ و ناتوان بنایا
سدہرے نہ مسیح بھی گر آیا | ہم درد تو وادۂ خدایا

ہم از تو طلب کنم دوا را

[illegible]

اللہ ری شان کبریائی	تجھ تک ہی ہر ایک کی رسائی
کافر کی بھی ہوتی ہی بھلائی	تو مشکل دشمنان کشائی

تا چند گزاری آشنا را

رکھو نہ بھروسہ ناخدا پر	گر ناؤ کا اپنے ٹوٹے لنگر
غرقاب بلا ہو یا کہ مضطر	جز ذات خدا بپیش دیگر

ہرگز نہ برید ماجرا را

لگی غیروں سی کیوں لگائی	کھوئی لبس تو نے سب کمائی
آقا سے یہہ اپنی بیوفائی	تو بندہ بندگان چرائی

بگذاشتۂ درخدا را

غیروں کا بنے جو کوئی بندا	ہرگز نہ قبولے اوسکو آقا
گرچہ ہو ہر اک ہنر میں یکتا	حاجت طلبی بغیر مولا

عیب است غلام باوفا را

بندوں سے مراد چاہی جو مرد	ہو مستوجب عذاب پُر درد
بہتر تا وہ رہے ابد دم سرد	ہر کس کہ شریک باخدا کرد
در دوزخ نار ساخت جا را	
گو لاکھ طرح سے ہوں وہ عاقل	ہرگز نہ ہو مشرکوں میں شامل
اس راہ خطر سے ہو نہ غافل	از شرک گریز صد منازل
تو نارِ سقر مکن گوارا	
ناحق نہ پکار تو بتوں پر	کانوں سے تو روئی کر بدر کر
سن غور سے حکم [illegible]	فرمود خدا کہ مردہ و کر
نشنید کسے ز کس ندارا	
کس کو ہے یہ قدرت اور یارا	بر لائے جو مدعا تمہارا
بہروں سے نہ ڈھونڈو اپنا چارا	فریاد کنید آن خدا را
کان می شنود ز تو دعا را	

۱۳۶۸

یکسان ہین بتان و تبر و نیزہ — اور چاہ کمان و تبر و نیزہ
اور چاہ روان و تبر و نیزہ — تابوت و نشان و تبر و نیزہ

این جملہ مثل سنگ خارا

عاشورے مین ہوتا ہی جو جلسہ — بیشک ہی وہ مشرکون کا رستہ
استادہ کہین ہی شدہ پنجہ — تابوت و نشان و تبر و نیزہ

این جملہ مثل سنگ خارا

سنتی ہو مین اہل بیت کا حال — پہر کیون نہین چلتے اپنی وہ چال
دہان و وسری کیا ہی قیل و قال — در قبر بود سوال امسال

پرسند نہ حال کربلا را

ہوستے تو مین کیون سو مشہور — پر دل مین برائیان ہین مستور
پہیلا ہی عجب جہان مین دستور — عالم بہ نماز و روزہ مغرور

شرک و کفرش گرفت پا را

٦

بے پایہ ترا مکان ہے بیکار — تھا بیچ کبھو نہ سقف کا بار
ہو جاوے گا ایک روز ہموار — مغرور رشدی بہ نقش دیوار

لحوظا نمی کنی مبنا را

مکار ہین گو کہ جاہل شہر — پر اونکو نہین ہی علم سے بہر
دیکھو یہہ خدا کا ہی غضب قہر — صد حیف کہ ظالمان ایدہر

کردند شعار خود دغا را

ہی نام کو اون کا وعظ اور پند — اس حیلہ سے کر رہے ہین دلبند
کرتے ہین حکایتون سی خورسند — قرآن وحدیث را بہ پیوند

تبدیل کنند مدعا را

کسطرح یہہ پیرین بلا تیخ — فعل اپنا سمجہے ہین راسخ
کہلتے ہین یہہ خر تدبر ناسخ — کا فرشدہ زاہد و مشائخ

گیرند برائے زر ریا را

[illegible]

جھکو اسے ہین سر قدم پہ ناحق	تعظیم اوسے جانتی ہین احمق
بیہودہ سخن ہے اون کا مطلق	گویند یکیست مرشد و حق

باید کہ کنند سجدہ مارا

اون پیرون کا پیشوا ہے شیطان	کہو اون سے سلوک پر ایمان
کہتا ہون یہہ تجھکو ستر پنہان	ای مومن پاک دین مسلمان

گر نور ہستی تو رہ رضا را

گر سیر کتاب ہر کہ و مہ	واقع ہو خلاف قول اگرچہ
شارع کا عجب لبس ام ہی چلہ	قرآن و حدیث را بسر نہ

بگذار کلام ما سوا را

تمت

حسب ارشاد لطیف جناب مولانا مولوی حافظ عبد اللہ صاحب التیمی مجیب برادر حضرت جناب مولانا مولوی محمد مصطفیٰ احمد صاحب حسب فرمائش محمد عبد الحی طبع شد

مطبوعہ گلزار احمد پریس واقع محلہ محبوب

[illegible]

۱۳۶۵ھ